كلمة الحرمين

حافظ عبدالحمید عامر

محرم الحرام، قمری تقویم

اسلام کا ہر سالِ نو سنگینوں کے سائے تلے شروع ہوتا ہے۔حکومت محرم کی حرمت اور اس میں امن وامان کے قیام کیلئے پکے انتظام کرتی ہے۔ اتحاد بین المسلمین کا نغمۂ شیریں اُلاپا جاتا ہے۔ رواداری، اختلاف رائے کی برداشت اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا درس دیا جاتا ہے مگر...... پھر بھی ''ہنگو بازار'' جیسے الم ناک واقعات پیش آ کر ہی رہتے ہیں۔حکومتیں جو کچھ کرتی ہیں، ہم اس کی پوری پوری تائید کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ گلشن اسلام نفرتوں کی بادسموم سے محفوظ رہے۔ مگر یہ ضرور کہیں گے کہ حکومت کو جو کچھ کرنا چاہئے، وہ نہیں کرتی۔ اس ضمن میں واضح قانون سازی کی ضرورت ہے۔اہل بیتؓ نبی ﷺ، اصحابؓ نبی ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کے متعلق اختلافِ رائے کا حق تسلیم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ تینوں عنوان جزوِ ایمان ہیں۔اہل بیتؓ میں سے ازواجؓ نبی ﷺ کی تخریج کے بعد اہل بیتؓ کا کوئی تصور ہی باقی نہیں رہتا۔ گھر میں سے گھر والیوں کو اگر نکال دیا جائے تو بیت یا گھر کا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے۔حکومت اس پر قانون سازی اور قرآن وحدیث کی روشنی میں اہل بیت کی جامع تعریف کرے اور اس سے انحراف کو قابل تعزیر جرم قرار دے۔ اصحاب نبیؐ کی تنقیص از روئے قرآن وحدیث حرام ہے۔خلفائے ثلاثہؓ پر حق خلافت کے غصب کا الزام سراسر بے بنیاد اور عصمت صحابہؓ کے عقیدۂ ایمان کے خلاف ہے۔ اگر رواداری واقعی کوئی چیز ہے اور جذبات کا احترام واقعی کوئی حقیقت ہے تو......رواداری کے حقدار تو ہم ہیں۔ ہمارے جذبات کا احترام کیا جانا چاہیے۔ ہم سے رواداری برتتے ہوئے اہل بیتؓ میں سے امہات المومنینؓ کی تخریج پر اصرار نہیں کرنا چاہیے۔ ہمارے جذبات کے احترام میں اصحابؓ نبی ﷺ اور خلفائے ثلاثہؓ پر تنقید نہ ہونا چاہیے۔ان مسائل پر ہمارے جذبات مجروح کئے جاتے ہیں۔لہٰذا ہم متاثرہ فریق ہیں اور ہماری دلجوئی ہونا چاہیے۔ہم کسی کے جذبات مجروح کرتے ہی نہیں۔ کیونکہ حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کریمین سے ہماری محبت کا دریا اسی سرچشمہ سے نکلتا ہے جس سے اصحابؓ رسول ﷺ، ازواج مطہراتؓ اور خلفائے ثلاثہؓ سے عقیدت ومحبت کے جذبات پھوٹتے ہیں۔ ہمارے نزدیک فاطمۃ الزہراءؓ حضورؐ کے جگر کا ٹکڑا اور سیدہ عائشہؓ آپ ﷺ کے دل کی تسکین ہیں۔''ہم جملہ ازواجؓ واصحابؓ و اولادِؓ نبی ﷺ سے تولی کے قائل وفاعل ہیں اور تبریٰ صرف تبریٰ سے کرتے ہیں''۔ رہی عزاداری تو......ہمیں اس سے کوئی تعرض نہیں بلکہ ہمیں کٹے پھٹے لہولہان عزاداروں سے ہمدردی ہے کہ بے چارے کس بے دردی سے اپنی جانوں پر زنجیر

زنی کرتے اور ایک ایسے عمل کو موجب ثواب سمجھ بیٹھے ہیں جو حضور اقدس ﷺ اور حضرت علیؓ نے نہ کیا تھا اور یہ بات ان سے مخفی نہیں ہوسکتی کہ وہ عمل جو رسالت مآب ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابؓ نے نہ کیا ہو اس میں خیر کا وجود نہیں پایا جاتا۔ البتہ ہم یہ ضرور گزارش کریں گے کہ ان کی رسومات عزاداری انہیں مبارک رہیں لیکن...... چونکہ محرم کے ماتمی جلوس نکالنے میں ہمیشہ انسانی جانوں کا اتلاف ہوتا ہے اور ریاستی مشینری دیگر اہم ذمہ داریاں پس پشت ڈال کر اس کام میں لگ جاتی ہے اور یوں بے شمار اوقاتِ گرانمایہ اور وسائل برباد ہوتے ہیں، جو بہت بڑا قومی نقصان ہے اس لئے ہماری تجویز ہے کہ عزاداری و ماتم داری کی رسومات اپنے امام باڑوں میں ادا کرلیا کریں اور اگر وہ جلی یا خفی طور پر ازواج نبیؐ، اصحاب نبیؐ اور خلفائے ثلاثہؓ پر سب وشتم سے اجتناب کریں تو ہم ضمانت دیتے ہیں کہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی قائم ہو جائے گی۔ پھر انہیں کسی لائسنس کی ضرورت نہ رہے گی۔ یہاں ہم اپنے اہل سنت بھائیوں سے استدعا کریں گے کہ وہ ایسا مطبوعہ لٹریچر ہرگز نہ پڑھا کریں جس میں ہماری دل آزاری کا سامان ہوتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ جو لکھتا ہے، وہ خود ہی پڑھا کرے۔ جب ہم نہ پڑھیں گے اور نہ تلملائیں گے تو وہ نہ لکھیں گے کیونکہ غرض تو کسی کو تڑپانا ہوتا ہے۔ ہم ایام، سالگرہیں اور سن وسال نہیں مناتے مگر ہر ماہ رؤیت ہلال پر یہ دعا ضرور پڑھتے ہیں:

ترجمہ: ''اے اللہ! اس ہلال کو ہم پر امن وایمان اور سلامتی واسلام کے ساتھ طلوع فرمانا''۔

ہمارے وہ مسلمان بھائی جو سن عیسوی کی آمد پر خوشیاں مناتے اور ناؤنوش کا اہتمام کرتے ہیں، ہماری گزارشات پر کان دھریں اور ان حرکاتِ قبیحہ سے باز آجائیں۔ سن عیسوی سے ہمیں کوئی کد نہیں مگر اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا اپنا ایک نظام حیات ہے اور سن ہجری ہماری پہچان ہے۔ اس کا آغاز، ہجرت مدینہ کے حوالے سے ہوتا ہے اور یہ حوالہ بڑا انقلاب آفریں ہے۔ یہی ہجرت آگے چل کر ان فتوحات کا نقطہ آغاز ثابت ہوئی جو بدر وحنین کے میدانوں سے ہوتی ہوئیں تسخیر روم وتہران کے معرکہ مارتی، فتح سندھ وہند کرتی، کوہ قاف کی چوٹیوں تک پہنچیں۔ اس لئے یہ حوالہ بڑا بابرکت ہے اور تقویم ہجری وقمری کی عالمگیریت پر نظر کریں تو اس میں اسلام کی ایک بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے اور وہ یہ کہ یہ تقویم موسموں کی پابند نہیں اور اگر ہم تقویم عیسوی کے پابند ہوتے تو کرۂ ارض کے بعض مسلمانوں کو ہمیشہ جون جولائی میں رمضان کے روزے رکھنا پڑتے اور بعض کو دسمبر جنوری میں اور یہ اسلام کے مزاج فطرت کے خلاف ہوتا۔ اللہ باری تعالیٰ نے رمضان المبارک، عید الفطر، حج بیت اللہ، عید الاضحیٰ اور قربانی گویا سب اسلامی تقریبات وعبادات قمری قاعدۂ تقویم پر مقرر فرمائے ہیں جس سے عیاں ہے کہ اسے یہی قاعدہ پسند ہے اس لئے ہم پر واجب ہے کہ اپنی سرکاری اور نجی خط وکتابت میں اسلامی کیلنڈر کو اپنائیں۔ وما علینا الا البلاغ